افریقی کردار کی عظمت اور نائیجیرین احمدیوں کو نصائح

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ رفروری ۱۹۸۸ء بمقام او جوکورونائیجیریا کے انگریزی متن کا اردو ترجمہ)

خطبہ سے قبل حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

خطبہ کے دوران نہ تو آپ ہنس سکتے ہیں اور نہ ہی بلند آواز سے خوشی کا اظہار سکتے ہیں۔ پس یہ آپ خطبہ جمعہ شروع ہونے سے پہلے کرلیں۔

نائیجیریا سے ایک احمدی نے ایک دفعہ مجھے لکھا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے اس طرح کا لباس (افریقی چوغہ) پہنا ہوا ہے۔ ان صاحب کا تعلق بینن شہر سے تھا۔ انہوں نے اپنی خواب پوری کرنے کے لئے یہ لباس مجھے لندن بھجوایا اور مجھ سے درخواست کی کہ جب میں نائیجیریا آؤں تو اس کو ساتھ لاؤں اور اسے پہنوں۔ میں نے ان سے وعدہ کرلیا۔ جب میں نے اجوبوڈے کا دورہ کیا تو وہاں ایک احمدی نوجوان نے (جو کہ غالباً کنسٹرکشن کے کاروبار سے منسلک ہیں) بھی مجھے ایک لباس دیا جس کو میں نے اندر کی طرف پہنا ہوا ہے۔ میں نے ان سے بھی وعدہ کیا تھا کہ میں اس کو جمعہ کے موقع پر پہنوں گا۔ پس ہر کوئی دیکھ سکتا ہے کہ میں نے وعدہ پورا کر دیا ہے۔

اس کے بعد حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا:

اللہ کے فضل کے ساتھ میرا دورہ افریقہ اب اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ افریقہ کا پہلا ملک جس کا میں نے دورہ کیا وہ گیمبیا ہے اور اس دورہ میں نائیجیریا آخری ملک ہے۔ لیکن میں امید رکھتا ہوں اور اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ میرا یہ دورہ آخری ثابت نہ ہو بلکہ اللہ مجھے توفیق دے کہ میں یہاں بار بار آؤں تا کہ آپ لوگوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکوں اور آپ کی باتوں کو اپنے کانوں سے سن سکوں۔ رپورٹ سے سن لینا اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے سے بہت مختلف ہوتا ہے۔ افریقہ کا جو تصور میں

نے یہاں آنے سے پہلے قائم کیا ہوا تھا وہ یہاں آنے کے بعد ڈرامائی طور پر بدل گیا ہے اور بنیادی طور پر اس میں یکسر تبدیلی ہوگئی ہے کیونکہ میں یہاں پر موجود رہ کر آپ کو انتہائی قریب سے دیکھ رہا ہوں اور آپ سے باتیں کر رہا ہوں اور ان مسائل سے آگاہی حاصل کر رہا ہوں جو آپ کو درپیش ہیں۔ اس حوالہ سے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ یہ دورہ بہت ہی مفید رہا ہے۔

میں نے افریقہ اور افریقہ کے کردار کے بارہ میں بہت سی اچھی باتیں معلوم کی ہیں۔ میں نے نائیجیریا اور نائیجیرین کردار کے بارہ میں بھی بہت سی اچھی باتیں دریافت کی ہیں اور اس دریافت سے میں بہت خوش ہوں لیکن میں نے چند غلط باتوں کا بھی مشاہدہ کیا ہے جس سے مجھے تکلیف پہنچی ہے جس کے بارہ میں مستقبل میں بہت فکر مند ہوں لیکن ناامید بالکل نہیں۔ پس میں مختصراً آپ سے ان باتوں کے بارہ میں گفتگو کروں گا تا میں آپ کو آپ کے ملک اور اس براعظم کے بارہ میں آپ کی ذمہ داریاں یاد دلاؤں۔

دو انتہائی اہم چیزیں جو میں نے افریقہ کے متعلق دریافت کی ہیں:۔

نمبر ایک یہ کہ افریقی لوگ بہت کشادہ ذہن کے ہیں۔ وہ عقیدہ کے لحاظ سے کشادہ ذہنی سے کام لیتے ہیں اور تعصب نہیں رکھتے۔ وہ تنگ ذہن نہیں رکھتے اور جب آپ ان سے دلیل اور حکمت کے ساتھ بات کریں تو وہ ہمیشہ اس کو قبول کرتے ہیں اس حوالہ سے افریقی ممالک دوسرے تمام ممالک سے ممتاز ہیں جن کا میں نے اب تک دورہ کیا ہے۔ پس وہ لوگ جو آپ کو تاریک براعظم کے لوگ گردانتے ہیں اور کم ذہین لوگ سمجھتے ہیں وہ سب غلط ثابت ہوئے ہیں۔ آپ روشن لوگ ہیں جن کو بصیرت عطا کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دانائی عطا کی ہے۔ اللہ نے آپ کو یہ صلاحیت ودیعت کی ہے کہ آپ صحیح کو غلط سے ممتاز کرسکیں۔ آپ صرف روشن خیال ہی نہیں ہیں بلکہ آپ زندگی کے ہر شعبہ میں لوگوں کے فائدہ کیلئے ترقی کے سامان بھی کرسکتے ہیں۔ انشاء اللہ جو لوگ دیکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں جو صحیح کو غلط سے ممتاز کرسکتے ہیں جو کھری کھری باتیں کرسکتے ہیں تو ان کی یہ استعدادیں ان کے روشن اور بہتر مستقبل پر دلالت کرتی ہیں۔

دوسری خوبی افریقی کردار کی جس نے مجھے بہت ہی متاثر کیا ہے وہ افریقہ کا صبر و تحمل ہے۔ وہ ایسے صابر ہیں کہ جس قدر ملکوں کا میں نے دورہ کیا ہے میں نے صبر کو ان کا علامتی نشان پایا

ہے۔ جوان اور بوڑھے، مرد اور عورتیں ان سب میں یہ زبردست خوبی موجود ہے کہ وہ صبر کا دامن نہیں چھوڑتے اور خاموش رہتے ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور ان کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا۔

تیسری اہم خوبی جو آپ میں دوسرے افریقی ممالک کی طرح پائی جاتی ہے وہ آپ کا مختلف نظریات کو سننا اور برداشت کرنا ہے۔ میں نے افریقی ممالک میں عیسائیوں، مسلمانوں، لامذہب لوگوں جنہیں آپ جو بھی کہیں ان سب کو ایک خاندان میں اکٹھے رہتے ہوئے دیکھا ہے۔ جو انتہائی پرامن طریق اور ایک دوسرے سے موافقت کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ وہ گھر کے امن کو بھی خراب نہیں کرتے اور نہ علاقے اور ملک کے امن کو خراب کرتے ہیں صرف اس بنا پر کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں اختلاف رائے رکھتے ہیں اور یہ کہ اللہ ان کے ساتھ آخرت میں کیا معاملہ کریگا۔ وہ ان باتوں کو اللہ پر چھوڑتے ہیں کہ وہی ان کا فیصلہ کرے گا۔ وہ خدا نہیں بنتے وہ تنگ ذہن نہیں ہیں کہ صرف اس بات پر کہ لوگ اختلاف عقیدہ رکھتے ہیں انہیں مارنا پیٹنا شروع کردیں۔ یہ بہت ہی خوبصورت نقطہ ہے اور بہت ہی خوبصورت افریقی کردار ہے جو کہ دوسری دنیا میں بہت ہی کم ملتا ہے اگر ملتا ہے بھی تو وہ کم طاقت اور کم شدت کے ساتھ پایا جاتا ہے۔

افریقی کردار کا چوتھا اہم وصف ان کا شکر گزار ہونا ہے۔ یہ بہت ہی اہم بات ہے کہ ایک شخص اپنے ساتھیوں کیلئے جذبات شکر رکھتا ہو ورنہ اس کا خدا تعالیٰ کیلئے شکر گزار ہونے کا دعویٰ غلط ہوگا۔ یہ اصل میں وہ بات ہے جو ہمیں حضرت محمد مصطفی ﷺ نے سکھائی ہے جب آپؐ نے فرمایا کہ **من لایشکر الناس لم یشکر اللہ** (حوالہ حدیث) یعنی وہ شخص جو لوگوں اور اپنے ساتھیوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر نہیں کرتا۔ اگر وہ اپنے ساتھیوں کا شکر یہ ادا نہیں کرسکتا۔

میں نے جہاں کہیں بھی دورہ کیا ہے جذبات شکر کی اس خوبی کو محسوس کیا ہے جس کا اظہار نہ صرف الفاظ سے ہوا بلکہ عمل سے بھی ہوا۔ مثال کے طور پر جب میں گیمبیا پہنچا تو حکومت نے بہت مہربانی کی۔ وزراء میرے استقبال کیلئے ایئرپورٹ پر موجود تھے اور ہمہ وقت میرے ساتھ موجود رہے۔ انہوں نے میرے پاس آنا جانا جاری رکھا اور مستقل طور پر مجھ سے اپنی موجودگی کا تعلق قائم رکھا اور میں نے گیمبیا کا جہاں بھی دورہ کیا یہی معاملہ رہا ممبران پارلیمنٹ، کمشنرز اور ہر شخص میرے

آمد کے انتظار میں کھڑا تھا۔ میں بہت حیران ہوا میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میں ایک مذہبی راہنما ہوں، سربراہ مملکت نہیں ہوں میں حیران تھا کہ یہ سلوک جو مجھ سے ہو رہا ہے یہ تو سربراہان مملکت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ پولیس، ٹریفک پولیس ہر شخص بہت ہی مہربان اور شفقت کے ساتھ پیش آرہا تھا اس سے میں بہت متاثر بھی ہوا اور حیران بھی کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ تب میں نے براہ راست ایک وزیر سے یہ سوال کر دیا کہ آپ یہ سب کچھ میرے ساتھ کیوں کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ نے ہمارے ساتھ کیا حسن سلوک کر رکھا ہے۔ یہ تمام سکولز، ہسپتال اور نیک نامی جو احمدی یہاں ساتھ لاتے ہیں یعنی امن کی فضاء، امن کا پیغام اور نیک برتاؤ! آپ کا کیا خیال ہے کہ ہم ان باتوں کا مشاہدہ نہیں کرتے۔ ہم آپ کے ممنون احسان ہیں۔ پس ان انتہائی جذبات شکر کا اظہار نہ صرف الفاظ میں بلکہ عمل کے ذریعہ سے بھی کیا گیا۔ اس لئے میں محسوس کرتا ہوں کہ اگر یہ خوبی محض افریقہ کے ساتھ خاص نہیں تب بھی کم از کم افریقی کردار کی خاصیت ضرور ہے۔

اس قسم کے معاملات ہر جگہ ہوتے ہیں کہیں کچھ اختلاف کے ساتھ لیکن جذبات شکر کھل کر ہر جگہ جہاں میں نے دورہ کیا ہے سامنے آئے۔ مثلاً جب میں سیرالیون پہنچا تو بہت حیران ہوا کہ سیرالیون کے صدر محترم نے خاص ہدایات دی ہوئی تھیں کہ ان کا ذاتی ہیلی کاپٹر میرے لئے استعمال ہوگا اور میرے انتظار کیلئے انہوں نے ایک وزیر کو مقرر کیا تا کہ وہ میرے دورہ کا خیال رکھے اسی طرح انہوں نے ایک اے، ڈی، سی بھی مقرر کر دیا۔ تو یہ بہت ہی زیادہ نوازش تھی جس کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اس قسم کا سلوک میرے جیسے عام اور عاجز آدمی کیلئے کیا جائے گا یعنی ایک مذہبی رہنما کیلئے جو کہ کسی ریاست سے تعلق نہیں رکھتا۔ جس وزیر کو اس کام کیلئے مقرر کیا گیا تھا میں نے ان سے استفسار کیا۔ وہ مذہبی امور کے وزیر اور مسلمان تھے احمدی نہ تھے لیکن انہوں نے واضح الفاظ میں اس بات کو تسلیم کیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ خود بھی صحیح طور پر اس بات کو محسوس نہیں کر سکتے کہ آپ نے اب تک ہماری کیا خدمت کی ہے۔ پورے ملک میں ۹۷ پرائمری سکول، ۲۶ ہائر ایجوکیشن سکولز جو کہ اس قدر اعلیٰ درجہ کے ہیں کہ ہم اپنے بچوں کو ان میں بھجوانے کو ترجیح دیتے ہیں بجائے اس کے کہ ہم بچوں کو مشن سکولز یا گورنمنٹ کے سکولوں میں بھجوائیں۔ تو ہم یہ باتیں جانتے ہیں لیکن آپ یہ محسوس نہیں کر سکتے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ آپ نے ایک مہربانی کی اور بھول گئے لیکن ہم اس احسان کو بھول نہیں

سکتے۔ تو یہ ایک وجہ ہے آپ کا استقبال کرنے کی اور اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں۔

دوسری بات جس کا انہوں نے مجھ سے ذکر کیا اور جس سے مجھے بہت خوشی ہوئی، انہوں نے کہا کہ دیکھیں اگر سیرالیون میں احمدیت نہ آتی تو یہ سارا ملک عیسائی ہو چکا ہوتا اور اسی طرح پورے افریقہ کیلئے بھی یہی بات کہی جاسکتی ہے۔ آپ لوگ پرامن رہتے ہیں، محبت کرتے ہیں، فساد پیدا نہیں کرتے لیکن آپ نے دلیل کے زور پر، مسلسل پیچھے لگے رہنے کی طاقت اور محبت کی قوت سے عیسائیت کو شکست دے دی ہے اور ہمیں باور کروایا ہے کہ صرف اسلام ہی دنیا میں آخری مذہب ہے۔ پس یہ شکست تلوار کے ذریعہ سے نہیں ہوئی بلکہ محبت سے ہوئی ہے۔ اس چیز نے ہمیں بہت مسرت بخشی اور ہم اس پر ہمیشہ آپ کے شکرگزار رہیں گے۔

جس چیز نے مجھے مزید حیران کیا وہ یہ کہ عیسائی بھی شکرگزار تھے۔ وہ بہت مہربان، خوش اخلاق، مہمان نواز اور فراخ دل تھے۔ انہوں نے اس بات کو قطعاً برا نہیں منایا کہ اس براعظم میں دراصل ہم ہی ان کے مقابل پر ہیں۔ انہوں نے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کی کہ مسلمانوں میں سے صرف احمدی ہی ہیں جنہوں نے عیسائیت کے پھیلاؤ کو افریقہ میں روک دیا ہے اور اکثر جگہوں پر ان کے کام کو پلٹ کے رکھ دیا ہے۔ وہ پوری طرح اس حقیقت سے آگاہ تھے کہ آج صرف احمدی ہی ہیں جو اسلام کے لئے عیسائیت پر فتح پا رہے ہیں اور وہ دن گئے جب عیسائی مسلمانوں کو فتح کیا کرتے تھے۔ یہ سب کچھ جانتے ہوئے عیسائی سربراہان مملکت، عیسائی وزراء، عیسائی عوام، عیسائی مذہبی راہنماؤں کا رویہ بہت ہی مہربان، شفیق اور مہمان نواز تھا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ہم افریقہ کی خدمت کر رہے ہیں اور وہ اپنے آپ کو اتنا ہی افریقی سمجھتے ہیں جتنا کہ مسلمان۔

جب میں نے سیرالیون کے شمالی علاقہ کا دورہ کیا جو رومن کیتھولک کے کنٹرول میں ہے تو میں بہت حیران ہوا جب میں نے دیکھا کہ بشپ صاحب جو کہ شمالی حصہ کی سب سے بڑی عیسائی شخصیت ہیں دوسرے احمدیوں اور مسلمانوں کے ہمراہ جو کہ میرے استقبال کیلئے اکٹھے ہوئے تھے میرے استقبال کیلئے منتظر کھڑے تھے۔ صرف یہاں تک ہی نہیں بلکہ وہ میرے خطاب کے دوران پورا وقت بیٹھے رہے اور انہوں نے مجھے کار میں الوداع بھی کیا۔ جب تک کار چلی نہیں گئی وہ وہاں سے نہیں گئے۔ یہی معاملہ جنوبی علاقہ میں بھی پیش آیا۔ جنوبی علاقہ کے بشپ صاحب بھی دوسرے میزبانوں

کے ہمراہ میرے استقبال کیلئے کھڑے تھے اور وہ ہماری تقریب میں شامل ہوئے اور ہمہ وقت بڑی شفقت اور خوش اخلاقی سے پیش آئے۔ پس یہ افریقی کردار کی خوبصورتی ہے جس کی بہر حال آپ کو حفاظت کرنی ہے۔ آپ نے کسی دشمن کو اس خوبصورت کردار کو تباہ کرنے کی اجازت نہیں دینی۔

اب میں ان نکات کی طرف آتا ہوں جو مجھے پریشان کر رہے ہیں اور ان میں سے ایک کا تو براہ راست تعلق اس آخری نکتہ سے ہے جو ابھی میں نے اٹھایا ہے۔ یہ امن، یہ باہمی محبت، یہ کردار کی موافقت جو کہ مغربی افریقہ کا مشترک خاصہ ہے کم از کم جس کو میں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے اب اس کو بعض غیر ملکی عناصر سے خطرات لاحق ہو گئے ہیں، بعض سیاسی قوتوں سے جو کہ مذہب کو استحصال کیلئے استعمال کرتی ہیں اور معاشرے کے گروہوں کے درمیان نفرت کے جذبات ابھارتی ہیں۔ وہ یہ کام محبت کے نام پر، اللہ کے نام پر، سچائی کے نام پر کرتے ہیں،۔ وہ لوگوں میں بدصورتی پھیلاتے ہیں، نفرت پھیلاتے ہیں، جھوٹ کو پروان چڑھاتے ہیں۔ انسانی اخلاق میں بگاڑ کا مظاہرہ اب افریقہ میں شروع ہو چکا ہے۔ نائیجیریا میں، غانا میں، گیمبیا میں، سیرالیون میں، لائبیریا میں، آئیوری کوسٹ میں ان تمام ممالک میں جہاں میں نے دورہ کیا ہے۔ اسی طرح رپورٹس کے ذریعہ مجھے علم ہوتا رہا ہے کہ افریقہ کے مشرقی حصہ میں بھی یہی کوششیں ہو رہی ہیں۔ تو یہ وہ بات ہے جسے آپ کو ضرور محسوس کرنا چاہئے۔ لوگ دوسرے ممالک سے آ کر کوشش کر رہے ہیں کہ نائیجیرین معاشرہ کے ایک حصہ کی دوسرے کے حصہ کے درمیان نفرت پیدا کر دی جائے۔ وہ امن کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ کس لئے؟ اللہ کے نام پر! ان کی اس احمقانہ حالت کا اندازہ لگائیے۔ ابھی بھی معصوم لوگ کسی اور نام کی نسبت ہمیشہ اللہ کے نام پر زیادہ گہری توجہ دیتے ہیں۔ پس آپ کو بے وقوف بنایا جا رہا ہے۔ آپ کو آپ کے کردار اور آپ کے امن کے خلاف ایک چراگاہ بنایا جا رہا ہے۔ اگر آپ نے ان باتوں کی اجازت دے دی تو وہ دن دور نہیں جب نائیجیرین نائیجیرین کے خلاف اسلام کے نام پر، عیسائیت کے نام پر، مالکیت کے نام پر، احمدیت کے نام پر، اِس کے نام پر اور اُس کے نام پر جنگ کر رہا ہوگا۔ پس ایک احمدی ہونے کے ناطے یہ عہد کریں اور احمدیوں کو میں پابند کرتا ہوں کہ وہ اس برائی کے خلاف جہاد کریں اور اپنے ملک کے امن کا دفاع کریں تا کہ نائیجیرین لوگوں کے درمیان موافقت پروان چڑھے خواہ ان کا تعلق کسی بھی فرقہ سے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو انتہائی

خوبصورت کردار عطا کیا ہے آپ کو اس کی لازماً حفاظت کرنی چاہئے۔آپ کو اپنے ملک کے اندر رواداری کی حفاظت کرنی چاہئے کیونکہ اتفاق کے بغیر ملک میں موافقت کی فضا کبھی پروان نہیں چڑھ سکتی۔پس وہ آپ کے ایمان کے دشمن ہیں جو آپ کو نفرت کے جھنڈوں تلے جمع ہونے کیلئے بلاتے ہیں وہ آپ کے اخلاق کے دشمن ہیں، وہ افریقی کردار کے دشمن ہیں اور وہ انسانیت کے دشمن ہیں۔ان کی آواز پر کان نہ دھریں بلکہ حضرت محمد مصطفی ﷺ کی آواز پر لبیک کہیں جو کہ قرآن کریم کی رو سے محبت اور امن کے پیغامبر تھے تمام دنیا کیلئے جیسا کہ قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء:۱۰۸)

اے محمدؐ! ہم نے تجھے صرف مسلمانوں کیلئے رحمت کا سرچشمہ ہی نہیں بنا کر بھیجا بلکہ ہم نے تجھے تمام انسانیت کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔یہ آپ کے مطاع ہیں ان کی پیروی کریں اور اس عظیم ماضی سے روگردانی کرنے کی خود کو قطعاً اجازت نہ دیں۔

پس میرا آپ کو صرف یہ پیغام نہیں ہے کہ آپ دوسرے مسلمانوں سے نفرت نہ کریں اس کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ میرا آپ کو پیغام یہ ہے کہ آپ نہ تو عیسائیوں سے نفرت کریں، نہ لادین لوگوں سے نفرت کریں، نہ کسی اور انسان سے نفرت کریں۔یہ میرا آپ کو پیغام ہے۔آپ اللہ کی مخلوق سے کیسے نفرت کر سکتے ہیں اور دعویٰ یہ کر رہے ہوں کہ ہم اللہ سے محبت کرتے ہیں؟ یہ ممکن نہیں ہے، یہ جھوٹ اور افترا ہے۔کیا آپ ایک ماں سے محبت رکھ سکتے ہیں جبکہ اس کے بچوں سے نفرت کرتے ہوں پھر بھی آپ ماں سے توقع کریں کہ وہ آپ کے پیار کو قبول کر لے یہ ناممکن ہے۔

پس وہ لوگ جو اللہ کے بندوں اور اس کی مخلوق سے ایک طرح سے اللہ کی محبت میں نفرت کرتے ہیں تو ان کی محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسترد کر دی جاتی ہے۔آپ جانتے ہیں کہ حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ تمام نبیوں سے افضل و اعلیٰ بنائے گئے۔کیوں وہ صرف عربوں کی بجائے سب انسانیت کیلئے مبعوث ہوئے تھے؟ اس میں راز یہ ہے کہ آپ کی محبت سب کیلئے تھی قطع نظر کسی کے مذہب کے، قطع نظر کسی کے جغرافیائی اختلافات کے، بلاتمیز رنگ و نسل و عقیدہ کے۔انہوں نے تمام انسانوں سے محبت کی کیونکہ انہیں اللہ سے انتہائی خالص محبت تھی وہ انتہائی پرخلوص، کامل اور پختہ تھی۔تو آپؐ نے اللہ کی مخلوقات سے محبت کی نہ صرف انسانوں سے بلکہ حیوانوں سے بھی محبت کی، نہ

صرف جانوروں سے بلکہ اللہ کی بنائی ہوئی تمام فطرت سے محبت کی۔اس وجہ سے آپؐ کو رحمۃ اللعالمین کہا گیا۔نہ صرف انسانوں کیلئے رحمت بلکہ جو کچھ اللہ نے پیدا کیا اس کیلئے آپؐ رحمت ہیں۔پس اگر آپ سچ مچ اللہ سے پیار کرتے ہیں جس کا مجھے یقین ہے اور آپ کو پہلے ہی معلوم ہے تو آپ خود بخود اللہ کی مخلوق سے محبت کریں گے۔لیکن آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ امر واقعہ ہے کہ آپ تعداد میں تھوڑے ہیں آپ طاقت میں کمزور ہیں اگر آپ حقیقت میں اللہ سے محبت کرتے ہوں اور صحیح معنوں میں انسانیت سے پیار کریں تو قطعی پر آپ فتح مند ہو جائیں گے کیونکہ نفرت محبت پر کبھی غالب نہیں آسکتی۔ہمیشہ محبت ہی غالب آتی ہے اور نفرت کو شکست دیتی ہے۔

اب میں دوسرے نکتہ کی طرف آتا ہوں۔ایک حقیقی مومن کو سچا محبّ وطن ہونا چاہئے۔یہ وہ بات ہے جس کا درس ہمیں رسول اکرم ﷺ نے دیا ہے۔ان کی بنی نوع انسان سے محبت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ محبّ وطن نہ تھے۔حب الوطنی ایمان کا جزو ہے یہ رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ **حب الوطن من الایمان** (سخاوی دار الکتب العربیہ) کہ تمہارا اپنے وطن سے محبت کرنا تمہارے ایمان کا حصہ ہے۔پس اس بات کو کبھی نہیں بھلانا چاہئے کہ آپ کا وطن آپ کی خصوصی خدمت کا ترجیحاً متقاضی رہتا ہے اور یہ بات آپ کے ایمان سے ٹکراتی نہیں بلکہ یہ آپ کے ایمان کا جزو ہے۔

یہ دوسرا نکتہ ہے جس نے مجھے بہت پریشان کیا ہے کیونکہ میں نے نائیجیریا میں مشاہدہ کیا ہے کہ نائیجیرین اپنے حب الوطنی کے تصور میں الجھن کا شکار ہیں۔اس بات میں کہ وہ اپنے وطن کے ساتھ محبت کا اظہار کس طرح کریں۔اس بات پر آپ حیران ہوتے ہونگے کہ میں تو نائیجیرین نہیں ہوں اور میں تو یہاں ایک سرسری سے مختصر دورہ پر آیا ہوں یہ بات میں کیسے کہہ سکتا ہوں۔آپ یہ نہیں جانتے لیکن ایسا یہاں ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے معاملہ فہمی کا ملکہ عطا فرمایا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے بات کے نچوڑ تک پہنچانے میں اللہ زیادہ دیر نہیں لگاتا۔پس جب میں یہاں آیا تو میں نے حب الوطنی کے بارہ میں نائیجیریا کے لوگوں کو کچھ الجھا ہوا پایا کہ یہ کیا ہے۔(اس حصہ کے ترجمہ ہو جانے کے بعد میں اس بارہ میں وضاحت کرتا ہوں)۔

میں نے محسوس کیا ہے کہ یہاں بہت سے لوگ یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ غیر نائیجیرین سے نفرت کرنا حقیقی حب الوطنی ہے یعنی وہ تمام لوگ جو نائیجیرین نہیں ہیں اگر آپ ان سے نفرت

کریں۔ اگر آپ ان پر بلند آواز سے آوازیں کسیں، اگر آپ اخبارات میں ان کے بارہ میں مضامین لکھیں یہ مطالبہ کرتے ہوئے کہ ان سب کو نائیجیریا سے نکال دیا جائے تو وہ سمجھتے ہیں کہ یہ شاید حقیقی حب الوطنی ہے۔ یہ غلط بات ہے۔ اس نفرت کا حب الوطنی یا کسی اچھائی سے کوئی تعلق نہیں ہے اور بدقسمتی سے یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی محنت سے کمائی ہوئی دولت کو نائیجیریا سے باہر غیر ممالک میں بھجوا رہے ہیں۔ وہ سمگلنگ میں ملوث ہیں، وہ خورد برد میں ملوث ہیں اور نہیں محسوس کرتے کہ یہ حب الوطنی نہیں ہے۔ اگر وہ سچے محبّ وطن ہوتے تو وہ کچھ مثبت کام نائیجیریا کی خدمت میں کرتے۔ یہ تو محض احمقانہ پن ہے۔

یہ یاد رکھیں کہ بدعنوانی اور حب الوطنی ساتھ ساتھ نہیں چل سکتیں۔ یاد رکھیں مالی خورد برد اور حب الوطنی ساتھ ساتھ نہیں چل سکتیں، یاد رکھیں سمگلنگ اور حب الوطنی ایک ساتھ نہیں چل سکتی، یاد رکھیں عوامی دولت کا استعمال اور حب الوطنی اکٹھی نہیں چل سکتیں۔ حب الوطنی کا مطلب یہ ہے کہ آپ اپنے ہم وطنوں اور ملک کیلئے مصروف خدمت ہوں، ملک کی دولت کی حفاظت کیلئے کھڑے ہوں نہ کہ ان کی حفاظت کیلئے جو آپ کے ملک کو لوٹتے ہیں۔ پس حب الوطنی کا بگڑا ہوا یہ تصور آپ کو اس قدر شدید نقصان پہنچا رہا ہے کہ آج آپ کو اس قدر نقصان نہ کوئی غیر ملک اور نہ کوئی غیر ملکی طاقت پہنچا سکتی ہے۔ اسے محسوس کریں اور بیدار ہو جائیں اور سمجھیں کہ آپ کے ملک کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ سب سے زیادہ تو ایک نائیجیرین ہی اپنے ملک کے ساتھ ہونے والی زیادتی کا ذمہ دار ہے۔ آپ نے اپنے رویوں کی کایا پلٹتے ہوئے تبدیلی لانی ہے۔ اس کیلئے میں خاص طور پر احمدیوں کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اٹھ کھڑے ہوں اور تمام نائیجیریا کیلئے نمونہ بنیں۔ انہیں سب سے پہلے خود ایماندار بننا ہوگا۔ انہیں حکومت کی مدد میں سب سے پہلے آگے آنا ہوگا ہر اس کام میں جو نائیجیریا میں معیار زندگی کو بہتر کرنے کیلئے اٹھایا جا رہا ہے۔ انہیں ان لوگوں کی صف میں کھڑا ہونا ہوگا جو نائیجیریا کی خدمت کیلئے کوشاں ہیں۔ ان لوگوں میں ہرگز شامل نہیں ہونا جو ملک کو لوٹ رہے ہیں، مالی خورد برد کرتے ہیں اور دولت کو ملک سے باہر بھیجتے ہیں بلکہ انہیں وہ لوگ بننا ہے جو اپنے مال کی قربانی کرتے ہیں۔ ان کی قوت اور طاقت اپنے ملک اور اپنے ہم وطنوں کیلئے ہونی چاہئے۔ یہ وہ حقیقی حب الوطنی ہے جس کو اللہ پسند کرتا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ اللہ

کے محبوب بن جائیں تو آپ کو سچا محبّ وطن بننا ہوگا جیسا کہ اللہ آپ کو دیکھنا چاہتا ہے۔ الفاظ سے لوگوں کو مطمئن نہیں کیا جاسکتا۔ لوگوں کو کام کی ضرورت ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم محبّ وطن ہیں۔ آپ کو انہیں سمجھانا چاہئے کہ حقیقی حب الوطنی کی بنیاد دو خدمتوں پر ہے یعنی بے نفسی اور ہمدردی خلق پر۔ پس تمام احمدیوں کو ملک گیر مہم چلانی چاہئے کہ وہ حقیقی اور مثبت حب الوطنی کو پروان چڑھائیں جو کہ آپ کے ملک کیلئے آج انتہائی ضروری ہے، اتنی ضرورت اس کو پہلے کبھی نہ تھی۔

آپ لوگوں کو یہ احساس کرنا چاہئے کہ آپ خداداد انعاموں کے مالک لوگ ہیں اور آپ کا ملک افریقی علاقے میں خصوصی طور پر انعام یافتہ ہے۔ آبادی کے لحاظ سے براعظم افریقہ میں آپ کا ملک سب سے بڑا ہے۔ اتنی زیادہ آبادی اور کسی ملک کی نہیں ہے اور یہ بھی یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت زیادہ دولت سے نوازا ہے۔ یہ دولت زرعی استعداد کی بھی ہے اور معدنی وسائل کی بھی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑے دماغ بھی دیئے ہیں، کردار کی عظمت بھی عطا کی ہے تا کہ آپ اس خداداد صلاحیت کا درست استعمال کریں۔ پس آپ کے قدموں تلے معدنی وسائل مہیا ہیں تا کہ آپ ان کو اپنے ملک کی عظمت کیلئے اور اپنی مستقبل کی نسل کی عظمت کیلئے بروئے کار لاسکیں لیکن صرف یہی نہیں بلکہ میں آپ سے توقع رکھتا ہوں کہ آپ اس سے زیادہ بلند ہوں۔ اگر آپ اپنے ذرائع کو مناسب طریق پر بروئے کار لائیں اور اس سے کافی دولت پیدا کریں تو آپ حیران ہونگے کہ آپ نے بہت زیادہ دولت اور طاقت نائیجیریا میں حاصل کر لی ہے بہ نسبت غیر ملکی طاقتوں پر انحصار کرتے ہوئے۔ آپ اپنے دوسرے ہمسایہ ممالک کی مدد کر سکتے ہیں اور ان کے سرپرست بنتے ہوئے آپ ان کی جسمانی، مادی اور روحانی مدد کر سکتے ہیں اور اسی طرح بڑا بھائی ہونے کے ناطے اپنے چھوٹے بھائیوں کی زندگی کے ہر شعبہ میں مدد کر سکتے ہیں۔

پس غریب ہمسایہ ممالک کیلئے آپ بڑے بھائی کا کردار ادا کریں۔ وہ آپ سے زیادہ غریب ہیں۔ میں نے ان میں سے چند ممالک دیکھے ہیں اور میں غم کے مارے جذبات سے مغلوب ہو گیا جب میں نے سنا کہ لوگ وہاں بھوک کی تباہ کاری سے بے حال ہوتے جاتے ہیں۔ یہاں نائیجیریا میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت کچھ عطا کیا ہے پس دولت کے معاملہ میں تھڑ دلی کا مظاہرہ نہ کریں نہ صرف نائیجیرین کی خاطر بلکہ افریقی لوگوں کی خاطر بھی جو آپ کے ارد گرد رہتے ہیں۔ اس

حوالہ سے آپ بہت کچھ کر سکتے ہیں تا انسانیت کی مدد کر سکیں اور اللہ کو خوش کر سکیں۔

یہ ان نکات میں سے ایک نکتہ ہے جو مجھے پریشان کئے ہوئے ہے میں نے محسوس کیا ہے کہ نائیجیرین معاشرے کے ایک طبقہ میں اپنے غریب ہمسایوں کیلئے رعونت کا مزاج پایا جاتا ہے۔ ان میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ جو کچھ اللہ نے انہیں دیا ہے اس پر فخر کرتے ہیں اور اپنے ہمسایوں جنکو ان سے کم ملا ہے حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ وہ اپنی بڑائی کی باتیں کرتے ہیں، اپنے تفاخر کی، اپنی دولت کی، اپنی صنعت کی، اپنی سڑکوں، کاروں اور پٹرول کی ایسے جیسا کہ انہوں نے یہ سب کچھ اپنے ہاتھوں سے حاصل کیا ہے۔ جن چیزوں کا میں نے ذکر کیا ہے ان میں نائیجیریا کے لوگوں نے کچھ بھی ازخود حاصل نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تیل کی صورت میں دولت عطا کی ہے آپ تو ان معدنی وسائل سے ازخود فائدہ تک نہیں اٹھا سکتے تھے۔ بیرونی ممالک سے لوگ یہاں آئے اور انہوں نے اس دولت میں آپ سے اشتراک کیا۔ انہوں نے تیل کے کنویں لگائے انہوں نے تیل نکالا، انہوں نے برآمد اور درآمد کا نظام رائج کیا اور اس عمل کے دوران انہوں نے آپ کو خوب لوٹا۔ جو کچھ آپ کے لئے بچ گیا آپ نے اس کو غیر ملکی کاروں پر خرچ کرنا شروع کر دیا اور غیر ملکی کمپنیوں کو ٹھیکے دے دیئے کہ وہ آپ کی سڑکیں بنائیں اور تعیش کی زندگی گزارنا شروع کر دی جو کہ ملک کے عام لوگوں سے مختلف تھی۔ اس کے نتیجہ میں افریقہ میں دو طبقات پیدا ہو گئے۔ ان میں سے ایک نسبتاً زیادہ امیر اور اکڑ باز جبکہ دوسرا منکسر المزاج اور افریقہ کے عام لوگوں سے تعلق رکھنے والا۔ اس میں فخر کرنے والی کوئی بھی بات نہیں آپ سے تو یہ تقاضا ہے کہ آپ اللہ کے شکر گزار ہوں اور اس کی معافی کے خواستگار ہوں اس بے انتہا دولت کے زیاں پر جس کے آپ ذمہ دار ہیں یعنی ان غیر ملکی چیزوں کی خرید کے عمل کی وجہ سے بغیر اس کی پرواہ کئے کہ ہم یہ کیا کر رہے ہیں؟ آپ کس طرح یہ دولت خرچ کر رہے ہیں؟ آپ اس کو بہتر انداز میں خرچ کر سکتے ہیں۔ تاہم میں جو آپ نے کیا ہے اس پر یہاں تنقید کرنے نہیں آیا۔ میں آپ کو صرف یاد کروا رہا ہوں کہ یہ سب کچھ نائیجیریا کے لوگوں کی محنت سے نہیں ہوا یہ محض اللہ کے فضل سے ہوا ہے۔ اس نے آپ کو یہ مواقع عطا کئے ہیں اور ان میں سے کچھ مواقع آپ زیر استعمال لائے ہیں۔ پس جو کچھ آپ کو یہاں ملا ہے اپنے اردگرد کے رہنے والے ملکوں کی نسبت کیا وہ فخر کرنے کیلئے ہے؟ اللہ نے ان کو یہ نہیں دیا تو وہ غریب ہی رہے۔ اس لئے آپ ان سے مہربانی کا

سلوک کریں، ان کی خدمت کرنے کا مزاج بنائیں۔ اپنے کردار کی عظمت دکھائیں اور فراخ دلی کا مظاہرہ کریں۔ صرف اس طریق پر آپ اللہ کو راضی کر سکتے ہیں اور جب آپ اللہ کو خوش کریں گے تو اللہ آپ پر اپنی رحمتوں کے بے انتہا بارش نازل فرمائے گا۔

وقت کی کمی اور خطبہ کے بعد کی پہلے سے طے شدہ ضروری مصروفیات کے پیش نظر میں اس خطبہ کو ختم کرنا چاہوں گا۔ لیکن اس سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ آپ کو بتاؤں کہ جذبات شکر ایسی چیز نہیں ہے جو اظہار تشکر کے بعد ختم ہو جائے بلکہ یہ لامتناہی سلسلہ ہے جو کہ مواقع کے ساتھ ساتھ چلتا رہتا ہے کیونکہ جب آپ کسی شخص کا شکریہ ادا کرتے ہیں تو اگر وہ مخلص اور سچا ہے تو شکر گزار شخص خود بھی جذبات سے مغلوب ہو جاتا ہے اور چاہتا ہے کہ وہ اس کے بدلہ میں آپ سے بھی حسن سلوک کرے تب وہ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہے نہ صرف الفاظ سے بلکہ آپ کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ۔ تب آپ دوبارہ اس شکریہ پر اس کے لئے محبت محسوس کریں گے۔ الفاظ کے ساتھ بھی اور اچھے کاموں کے ساتھ اور وہ پھر آپ کے ساتھ یہ سارا عمل دہرائے گا۔ سو قطعی حقیقت یہ ہے کہ اظہار تشکر ایک نہ مرنے والا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔ یہ انسانی خوبی کو بہتر سے بہتر کرتا چلا جاتا ہے اور یہ لازوال خوبی ہے یہ کبھی بھی ختم نہیں ہو سکتی۔ دراصل یہ وہ حقیقت ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (ابراہیم: ۸) اگر تم میرا شکر ادا کرو تو میں تم پر مزید افضال نازل کرونگا اور اگر اللہ آپ پر مزید فضل نازل کرے تو کیا ہوتا ہے۔ اگر آپ شکر گزار ہونگے تو اللہ کہتا ہے کہ ٹھیک ہے میرے بندے میرے شکر گزار ہوتے ہیں تو میں کیوں نہ اس کی قدر کروں اور پھر آپ سب اس کی رحمت تلے آ جاتے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ ہمیں لازماً اللہ کا زیادہ شکر ادا کرنا چاہئے اور پھر اللہ کہتا ہے کہ اگر میرے بندے زیادہ شکر گزار ہیں تو میں کیوں ان پر زیادہ مہربان نہ ہوں۔ تو وہ اپنی رحمتیں اور فضل ان پر جاری رکھتا ہے۔ اس طرح اللہ نے انبیاء پیدا کئے ہیں۔ وہ شکر گزار لوگ ہوتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کا چھوٹی چھوٹی چیزوں پر بھی شکر ادا کرتے ہیں۔ بہت ہی معمولی چیزوں پر جو اللہ نے ان کو دیں تو اللہ ان پر اپنے افضال نازل کرتا رہتا ہے بوجہ ان کے شکر گزار ہونے کے اور یہ قطعی بات ہے کہ وہ اپنے شکر میں بڑھتے ہی جاتے ہیں اور اللہ اپنے فضل میں بڑھتا جاتا ہے۔ پس یہ نہ ختم ہونے والی حقیقت ہے اور اس میں ہمیشہ ترقی کی گنجائش

رہتی ہے۔ یہ وہ بات ہے جو سب سے عظیم اللہ کے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ واقع ہوئی۔ آپ سب سے زیادہ شکر گزار بندے تھے جواب تک زمین میں پیدا ہوئے ہیں اور اسی طرح اللہ بھی آپؐ کے ساتھ سب سے زیادہ مہربان تھا۔ پس اللہ نے آپ کو چن لینے میں کوئی بے انصافی نہیں کی۔ آپؐ سب سے زیادہ شکر گزار تھے اور اللہ سب سے بڑھ کر آپؐ پر مہربان تھا۔ پس یہ نہ ختم ہونے والا عمل ہے کیونکہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کبھی ایک مقام پر کھڑے نہیں رہے۔ آپؐ کا ہر دوسرا لمحہ اللہ کے نزدیک ترقی پا رہا تھا اور ترقی کر رہا تھا اور اب تک کر رہا ہے۔ یہ مطلب ہے اس آیت کا: وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى (الضحیٰ:۵)۔ اے میرے پیارے محمدؐ! تیری زندگی کا ہر آنے والا لمحہ گزرے ہوئے لمحے سے بہتر ہوتا ہے۔ یہ سب شکر گزاری کا پھل ہے۔

اس بات کو یاد رکھتے ہوئے اور اس کا احساس کرتے ہوئے احمدیوں کو ان حکومتوں کا شکر گزار ہونا چاہئے جو ان کے لئے جذبات شکر رکھتی ہیں جو صرف الفاظ سے ہی شکریہ ادا نہیں کرتیں بلکہ کاموں، تعاون اور خدمت کے ذریعہ بھی اس کا اظہار ہوتا ہے۔ لوگوں کو یہ احساس کرائیں کہ اپنے ملک کی حکومت کو مضبوط کرنا ان کا فرض ہے۔ انشاء اللہ آپ عنایات الٰہی کے حصول کے نہ ختم ہونے والے سلسلہ میں داخل ہو جائیں گے نہ صرف یہاں لوگوں کی طرف سے خوشنودی حاصل کریں گے بلکہ اللہ آپ پر اپنی مہربانی نازل کرتا چلا جائیگا۔ اللہ کرے کہ آپ ایسے رویئے اختیار کریں کہ جن سے اللہ راضی ہو جائے۔ وہ آپ کو کبھی تنہا نہ چھوڑے، آپ کبھی اس کی ناراضگی کا سبب نہ بنیں۔ اللہ کرے کہ اس کے فضل سے احمدیت افریقہ کے تمام ممالک میں پھیل جائے اور پورا افریقہ احمدیت کی خوبصورتی اور محبت سے بھر جائے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین۔

شیطان مجھے ایک نہایت ضروری بات بھلانے ہی لگا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یاد دلا دی چنانچہ میں پھر کچھ آخری الفاظ کہنے کیلئے کھڑا ہوا ہوں۔ میں بھولنے ہی لگا تھا کہ مجھے خاص طور پر نائیجیریا کے احمدیوں کا لازماً شکریہ ادا کرنا ہے اس پر جو انہوں نے اس دورہ کو کامیاب بنانے کیلئے کوشش کی۔ آپ کے بوڑھوں اور آپ کے جوانوں، آپ کے مردوں اور آپ کی عورتوں اور آپ کے بچوں سب نے دن رات بہت کام کیا ہے تا کہ اس دورہ کو بہت زیادہ کامیاب بنایا جائے اور وہ سب اس کیلئے دعاؤں میں بھی لگے رہے۔ جو محبت انہوں نے میرے لئے دکھائی ہے وہ جذبات میں ہلچل

پیدا کرنے والی ہے۔ میں اس بات کا اظہار الفاظ میں نہیں کر سکتا کہ میں آپ سے کس قدر محبت رکھتا ہوں۔ درحقیقت میں جب یہاں نہیں آیا تھا تب بھی آپ سے محبت رکھتا تھا لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اب آپ سے اور زیادہ محبت کرتا ہوں جتنی اس سے پہلے کبھی نہ تھی اور میں امید کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ یہ باہمی احساس محبت، یہ خالص للہی محبت جو میرے اور آپ کے درمیان ہے ہمیشہ کامیاب ہو اور کوئی بھی اس خوبصورت حقیقت میں رخنہ ڈالنے کے قابل نہ ہو سکے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ یہ بلند مقام صرف محبت کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتا ہے جو کہ جذبہ محبت پر ہی قائم ہو۔ پس یہ خالص محبت ہی میری بہترین جزا ہے جو میں نے آپ لوگوں سے اس دورہ افریقہ کے دوران حاصل کی ہے۔ یہ انتہائی پاکیزہ نشان ظفر ہے جو میں آپ سے لے کر واپس جا رہا ہوں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں آپ کو کبھی اپنی دعاؤں میں نہیں بھولوں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے میری ساری دعائیں قبول فرمائے۔ آمین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔